ناظم اعلیٰ وفاق کا دورۂ بلوچستان

حاجی اکبر مظفر

مورخہ ۲ جولائی بروز جمعرات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب بلوچستان کے دوروزہ مختصر دورے پر آئے۔ حسن اتفاق سے مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم گوجرانوالہ اور متحدہ مجلس عمل کے ایم این اے بھی ان کے ہمراہ تھے۔ (ان دونوں حضرات کو چمن کے دینی مدارس کی جانب سے مشترکہ طور پر دو اصلاحی اور تربیتی مجالس میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی)۔ کوئٹہ ائیر پورٹ پر مولانا صلاح الدین صاحب مسئول ضلع قلعہ عبداللہ ورکن مجلس عاملہ (وفاق المدارس) اور مولانا عطاء اللہ صاحب مسئول ضلع زیارت پشین نے استقبال کیا۔

کوئٹہ سے بذریعہ گاڑی سہ پہر تین بجے چمن پہنچے۔ جہاں دارالعلوم چمن صفہ ٹاؤن میں شہر کے دینی مدارس کی طرف سے طلبہ کے لئے ایک تربیتی اور اصلاحی اجتماع منعقد کی گئی تھی۔ پونے پانچ بجے ''الحفل الاصلاحی لطلاب المدارس العربیہ'' کی پہلی نشست کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ تلاوت کلام پاک کی سعادت مفتی احمد اللہ صاحب نے حاصل کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مشہور شاعر جواس سودائی نے اپنا ایک اصلاحی نظم ترنم سے پیش کی۔ جسے حاضرین نے بے حد سراہا۔ اس کے بعد جمعیت علماء اسلام کے مرکزی نائب امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنی مدظلہ العالی نے خطاب کیا۔ انہوں نے طلبہ کو متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں ہمارے مخاطب عوام الناس نہیں۔ بلکہ دینی مدارس کے طلبہ ہیں۔ لہٰذا آپ نہایت سنجیدگی اور غور وفکر کے ساتھ تمام بیانات گوش فرمائیں۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا کا یہ ایک متفقہ امر ہے کہ اللہ رب العزت کی تمام نعمتوں میں سے سب سے اعلیٰ وارفع نعمت علم ہے اور یہ بھی ایک فطری قانون ہے کہ جسے کوئی جتنا عزیز ہو، اسے اتنی ہی قیمتی چیز سے نوازتے ہیں۔ لہٰذا آپ کو اللہ رب العزت کا نہایت شکر گزار ہونا چاہیے کہ اس نے آپ کو علم جیسی نعمت عظمیٰ بخشی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آپ اللہ کے تمام مخلوقات میں سے پسندیدہ ترین مخلوق ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ کے پاس وہ دولت موجود ہے جو سرمایہ داروں اور حکمرانوں کے پاس نہیں۔ انہوں نے جنید بغدادی کا مقولہ نقل کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکمران اس دولت کی اہمیت سے آگاہ ہو جائیں تو یہ ہم سے بزور شمشیر چھین کر دم لیں گے۔

انہوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہرگز یہ نہ سوچیے کہ ابھی تو بے فکری، فارغ البالی اور تن آسانی

کا زمانہ ہے۔تقویٰ، تدوین اور دین کی خدمت جیسے امور تو فراغت کے بعد سے تعلق رکھتے ہیں، یہ بہت سطحی طرز فکر ہے تربیت کا اصل وقت یہی ہے۔آپ ابھی ہی سے نبوی صفات اپنانے کی کوشش کریں، احکام شریعت کی تطبیق سب سے پہلے اپنے آپ پر کریں۔ پھر آگے اسے اپنے خاندان، محلہ اور ملک حتیٰ کہ پورے عالم میں نافذ کرنے کی فکر کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ طلبہ کو چاہیے کہ خود پسندی، شہرت پرستی، حسد، کینہ، بخل اور کنجوسی جیسے باطنی امراض کو دور کریں۔ اور اس کے بجائے تواضع و عاجزی، محبت و الفت اور ایثار و قربانی جیسی خوبیاں اپنائیں۔

انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حصول علم کے ساتھ ساتھ اپنے اخلاق و عادات کو بھی سنوارنے کی بھرپور کوشش کریں۔ معاشرے کے عام لوگوں اور آپ میں امتیازی فرق ہونا چاہیے۔ بصورت دیگر اگر آپ اچھی انسانیت اور نیک خصلتیں نہیں سیکھیں گے تو آپ کے والدین مایوس ہو جائیں گے کہ ہم نے غربت کے باوجود آپ سے کام کاج نہیں کرایا۔ بلکہ ہر قسم کے کٹھن حالات کو برداشت کر کے آپ کو تعلیم دلوائی، لیکن آپ جوں کے توں ہیں۔ انہوں نے وفاق المدارس العربیہ کے نصاب تعلیم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے دور میں سال بھر کے دوران نصف کتاب بھی بمشکل پڑھائی جاتی ہے۔ لیکن آپ خوش قسمت ہیں کہ ایک سال کے اندر اندر لگ بھگ دس کتابیں پڑھتے ہیں اور اسے سمجھتے بھی ہیں۔ لہٰذا آپ وقت کی قدر کریں اور اسے سوچ سمجھ کر استعمال کریں۔

دوسری نشست کا آغاز نماز عصر کے بعد مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کو دعوتِ خطاب دی گئی۔ انہوں نے عقل کے درست استعمال کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ عقل اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہے اور آج دنیا نے جتنی بھی ترقی کی ہے یہ سب کچھ عقل انسانی کا کرشمہ اور نتیجہ ہے۔ مگر عقل بہت سے مواقع پر گمراہ ہو کر مغلوب ہو جاتی ہے، انسانیت کی بھلائی اور بہبود کے بجائے اس کی بربادی اور تباہی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لہٰذا عقل کے صحیح استعمال کے لئے ہمیں وحی الٰہی کی روشنی کی ضرورت ہے اور یہ چیز کالجوں اور یونیورسٹیوں کے بجائے دینی مدارس میں ہی سکھائی جاتی ہے۔

انہوں نے پاکستان میں دینی مدارس کے کردار کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ دینی مدارس کی بدولت پاکستان، مانگنے والوں کی صف کے بجائے، دینے والوں کی صف میں کھڑا ہوا۔ آج پوری دنیا کو ہم نہایت اچھے اور شریف النفس عالم دین مہیا کر رہے ہیں۔ جب کہ اس کے برعکس ہمارے عصری اداروں کے طلبہ مغربی ممالک کے تعلیمی اداروں میں جا کر پڑھتے ہیں۔ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے غیر ملکی طلبہ کے بارے میں حکومتی مؤقف کو انتہائی غیر دانشمندانہ اور ملک و قوم کے مفاد کے سراسر خلاف قرار دیا اور فرمایا کہ غیر ملکی طلبہ پاکستان کے رضاکار سفیر ہوتے ہیں، یہ واپس اپنے ملکوں میں جا کر پاکستان کے بارے میں بہت اچھے اثرات پھیلاتے ہیں۔ انہوں نے وفاق المدارس کی کارکردگی پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ الحمدللہ امسال وفاق المدارس العربیہ ملک کے طول و عرض میں کم و بیش پونے دو لاکھ طلبہ و طالبات امتحان دیے ہیں۔ جس

میں ۵۵ ہزار کے قریب حفاظ کرام اور دسویں ہزار عالم دین ہیں۔

انہوں نے دینی مدارس کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مدارس دینیہ اسلام کے محافظ قلعے ہیں، آج اسلام کا جو شعبہ بھی زندہ ہے ان مدارس ہی کی مرہون منت ہے۔ انہوں نے اس بات کی تصریح کی کہ ہم اسلام کے ٹھیکیدار ہرگز نہیں ہیں، ہاں اس کے چوکیدار ضرور ہیں اور انشاء اللہ جب تک اسلام رہے گا، یہ دینی مدارس قائم و دائم رہیں گے، اسے کوئی نہیں بگاڑ سکتا۔

تیسری اور آخری نشست نماز مغرب کے بعد استاد القراء قاری ممتاز احمد ڈیروی کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ پھر جواس سودائی نے خوش الحانی سے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اس کے بعد مظاہر العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم اور ممبر قومی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب نے اصلاحی بیان فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج ہم ایک شدید مغالطے کا شکار ہیں، وہ یہ کہ ہم صوم وصلوۃ کی پابندی کر کے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے منزل مقصود پالی ہے، حالانکہ یہ منزل نہیں، بلکہ راہِ منزل ہے۔ منزل میں وہی شخص قدم رکھ سکتا ہے جو ایک جانب نیکی کرتا رہے اور دوسری جانب برائی مٹانے پر تلا ہوا ہو۔ لہٰذا ہمیں محض اس پر قناعت نہیں کرنی چاہیے کہ ہم نیک کام کرتے ہیں بلکہ ہمیں معاشرے سے برائی بھی ختم کرنی چاہیے۔ تب کہیں جا کر ہم منزل پا سکتے ہیں۔

انہوں نے علم اور عالم دین کی اہمیت اور فضیلت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ امام غزالی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ عالم دین جہاں ہوگا وہاں ان کی حیثیت مکے اور مدینے کی ہے۔ جتنی اہمیت اور فضیلت مکے اور مدینے کی ہے اتنی ہی عالم دین کی ہے۔ انہوں نے علم اور عمل کے درمیان فرق بیان کرتے ہوئے کہا کہ علم کی حیثیت بنیاد اور جڑ کی سی ہے جب کہ عمل کی حیثیت اس کے اوپر تعمیر ہونے والی عمارت اور تنے کی طرح ہے۔ اگر علم نہ ہوتا تو جہاد، سیاست اور دعوت وتبلیغ سمیت کوئی بھی شعبہ صحیح بنیادوں پر چل نہیں سکتا۔ علم کے چشمے یہ مدارس دینیہ ہی ہیں۔ انہوں نے طلبہ کو ہدایت کرتے ہوئے فرمایا کہ علم میں رسوخ اور کمال حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد کریں اور طالب علمی کے زمانے میں طالب علموں کے ساتھ، جب کہ فراغت کے بعد علماء کرام کے ساتھ وابستگی اختیار کریں۔ کیونکہ ''صحبت صالح ترا صالح کند''۔

قاضی صاحب نے چمن میں مدارس کی بڑھتی ہوئی تعداد پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور اسے ایک اچھے انقلاب سے تعبیر کیا۔ اس سے قبل مفتی عبدالرحیم صاحب (ناظم تعلیمات، دارالعلوم چمن) نے چمن شہر کی سطح پر مدارس دینیہ کے درمیان باہمی اتحاد اور تعاون کے لئے کئے گئے مساعی جمیلہ پر مبنی ایک رپورٹ پیش کی۔ جس کے مندرجات سے شرکاء جلسہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اسٹیج سیکرٹری حافظ حسام الدین نے چمن کے ارباب مدارس کی جانب سے معزز مہمانوں اور حاضرین جلسہ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ رات دس بجے کے قریب مذکورہ پروگرام مولانا صفوۃ اللہ آغا کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔ دارالعلوم چمن

میں سینکڑوں لوگوں کے لئے پرتکلف کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ اگلے روز مدرسہ عربیہ تدریس القرآن میں دینی مدارس کے اساتذہ کرام کے لئے ایک اصلاحی مجلس منعقد کی گئی۔ جسمیں شہر کے ۲۰ سے زائد مدارس کے سینکڑوں اساتذہ نے شرکت کی۔ مولانا حافظ عبدالقیوم صاحب (مہتمم مدرسہ) نے طلبہ کے داخلے پر پابندی کے لئے نہایت فول پروف انتظامات کئے تھے۔ مجلس شروع ہونے سے قبل تمام شرکاء کو ناشتہ دیا گیا۔ نو بجے کے قریب مجلس کا باقاعدہ آغاز قاری گل خان نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ اس کے بعد مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے اساتذہ کرام کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مدرسے کے معاملات کو مدرسے کی چہار دیواری کے اندر ہی محدود رکھیں۔ باہر کے کسی شخص کو دخل اندازی کا موقع ہرگز نہ دیں۔ اس ضمن میں انہوں نے ''خیر المدارس ملتان'' کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا کہ جس وقت میرے والد (مولانا محمد شریف جالندھری) مرحوم مدرسے کے مہتمم تھے تو اس وقت مدرے کے ایک استاد قاری الٰہی بخش صاحب پر کچھ معاشی تنگدستی آئی انہوں نے والد صاحب سے تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ کیا۔ والد صاحب نے کہا کہ اتنی تنخواہ تو میں بڑھا نہیں سکتا۔ البتہ اسے مجلس شوریٰ میں پیش کر سکتا ہوں۔ تو جب پیش ہوئی تو مجلس شوریٰ نے اسے کسی بناء پر نامنظور کر دیا۔ اب باہر کے افراد کو دیکھئے انہوں نے قاری صاحب کو ورغلانے کی کوشش کی اور انہیں بتایا کہ آپ کو خیر المدارس کی ضرورت نہیں، بلکہ خیر المدارس کو آپ کی ضرورت ہے آپ کہیں بھی جائیں، کسی بھی جنگل میں بیٹھیں، طلبہ آپ کے گرد منڈلاتے رہیں گے۔ لیکن قاری الٰہی بخش صاحب نے کیا مسکت جواب دیا۔ بتایا کہ اگر جامعہ موجودہ تنخواہ بھی بند کریں تب بھی میں مدرسہ نہیں چھوڑوں گا۔ کیونکہ معاش کا مسئلہ میرے اور مولانا محمد شریف کے درمیان ہے لیکن درس کا معاملہ میرے اور میرے اللہ کے درمیان ہے۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے فرمایا کہ اساتذہ کرام کو چاہیے کہ وہ اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے انجام دیں۔ اسے محض تنخواہ کا ذریعہ نہ بنائے۔ انہوں نے اساتذہ کرام سے درخواست کی کہ ادارہ کو صرف مہتمم یا ناظم پر نہ چھوڑیں۔ بلکہ اس میں بہتری لانے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہیں۔ انہوں نے شکوے کے طور پر کہا کہ آج کچھ اساتذہ مدارس کو کما حقہ وقت نہیں دیتے ہیں، جس کی وجہ سے ایک طرف ضیاع وقت کے پیش نظر طلبہ کی استعداد میں کمی واقع ہو رہی ہے، تو دوسری طرف والدین کے مایوس ہونے کے خدشات بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے آپ مختلف مشاغل چھوڑ کر اپنے اپنے اداروں کو وقت دیں۔ تب ہماری محنت ثمر آور ثابت ہوگی۔

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے وفاق المدارس کے نصاب تعلیم کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی کو وفاق کے نصاب کے بارے میں معقول تحفظات ہو، تو انہیں سامنے لے آئے۔ تاہم یہ امر مدنظر رہنا چاہیے کہ اس نصاب تعلیم کو ہم نے یا صدر وفاق نے مرتب نہیں کیا ہے بلکہ اسے ہمارے ان بزرگوں نے مرتب کیا ہے جس نے وفاق المدارس کی بنیاد رکھی، ان اکابرین میں حضرت علامہ شمس الحق افغانی، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع، حضرت مولانا خیر محمد جالندھری اور حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہم اللہ جیسی نابغۂ روزگار ہستیاں شامل تھیں۔ لیکن اگر کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے تو

وہ وقت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے ہوئی ہے۔

اس کے بعد مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے اساتذہ کرام کی مجلس میں نہایت مفید اور اصلاحی بیان کیا۔ ان کے خطاب کو اساتذہ کرام نے ہمہ تن گوش ہو کر سنا۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالغنی صاحب کا بیان ہوا۔ انہوں نے تربیت کے حوالے سے بہت پر مغز تقریر کی اور استاد و شاگرد کے درمیان تعلق پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے مذکورہ روحانی محفل برخاست ہوئی۔

اس سے قبل مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب تقریر ختم کرتے ہی بی اینڈ آر کے ریسٹ ہاؤس پہنچے جہاں انہوں نے ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ان کے ہمراہ جمعیت علماء اسلام کے ضلعی امیر مولانا محمد حنیف صاحب بھی تھے۔ اس پریس کانفرنس میں مختلف ٹیلی ویژن چینلز اور نیوز ایجنسیز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کم و بیش ایک گھنٹے پر مشتمل پریس کانفرنس میں وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ نے مختلف سوالات کے انتہائی تسلی بخش جوابات دیئے۔ انہوں نے فرمایا حکومت نے ''اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ'' کے ساتھ واضح طور پر یہ طے کیا تھا کہ غیر ملکی طلبہ کے مسئلے سے افغان مہاجرین کا کوئی تعلق نہیں۔ افغان مہاجرین طلبہ حسب سابق اپنے اپنے مدرسوں میں پڑھتے رہیں گے اور گزشتہ دو دہائیوں سے یہ ہمارے عصری اداروں سمیت، دینی مدارس میں پڑھتے چلے آ رہے ہیں لیکن اب بلوچستان میں بعض مدرسوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ جس سے اہل بلوچستان میں مزید اشتعال پھیلے گا کیونکہ یہاں حالات پہلے سے ٹھیک نہیں ہیں۔ لہٰذا حکومت اس سلسلے کو فی الفور بند کرے۔ اس لئے کہ یہ کام ملک و قوم کے مفاد کے سراسر منافی ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم غیر ملکی طلبہ کے بارے میں حکومتی دباؤ کے سامنے ہرگز نہیں جھکیں گے، ہم نے جنرل پرویز مشرف کے ساتھ صاف طور پر طے کیا کہ دینی مدارس میں پڑھنے والے غیر ملکی طلبہ پاکستان کے رضا کار سفیر اور نمائندے ہیں۔ اگر غیر ملکی طلبہ ہماری یونیورسٹیز اور کالجز میں پڑھ سکتے ہیں تو مکمل قانونی اسناد رکھنے کے باوجود دینی مدارس میں کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ یہ آئین پاکستان اور اقوام متحدہ کے بنیادی چارٹر کی کھلی خلاف ورزی ہے۔

پورے ملک کے کسی بھی تھانے میں ان غیر ملکی طلبہ کے خلاف کوئی مقدمہ درج نہیں۔ لہٰذا آپ کا یہ اقدام علم دشمنی اور قوم کے مفاد کے خلاف ہیں۔ صدر صاحب نے ہمارے ساتھ وعدہ کیا کہ میں اس بارے میں ہدایات جاری کروں گا کہ جاری طلبہ کے اسباق کے اختتام تک ان کے ویزوں میں توسیع کی جائے۔ اور نئے آنے والے طلبہ کے لئے وزارتِ مذہبی امور، داخلہ اور دینی مدارس کے اکابرین مل کر کوئی لائحہ عمل وضع کریں۔ لیکن بدقسمتی سے جنرل صاحب کی ہدایات ہوا میں تحلیل ہو گئیں۔ اور چند دن قبل وفاقی وزیر داخلہ نے نئی ویزا پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے اپنی سابقہ رٹ دھرائی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ اعجاز الحق اور وزیر اعظم صاحب خود ہی کسی اور کے کنٹرول میں ہیں وہ مدارس کو کیا کنٹرول کریں گے؟

دینی مدارس کی اسناد کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ منطق سمجھ نہیں آتی کہ ہم ایم اے اسلامیات/عربی پاس ہیں لیکن میٹرک پاس نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک شخص سولہ من وزن اٹھا سکتا ہے دس من نہیں۔ پچیس سال کے لئے سرکاری ٹیچر بن سکتا ہے جب کہ چار یا پانچ سال کے لئے عوامی نمائندہ نہیں بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اس مسئلے کو ایم ایم اے کے خلاف بطور سیاسی ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس بارے میں عدالتوں کے بھی متضاد فیصلے ہیں، ہم نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ مذکورہ اسناد کے بارے میں ہم عدالتوں میں نہیں جائیں گے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک سیاسی حربہ ہے جو حکومت MMA کے خلاف استعمال کر رہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب نے فرمایا کہ دینی مدارس پر دہشت گردی کو فروغ دینے کا الزام محض الزام ہی ہے، جس کی کوئی زمینی حقیقت موجود نہیں۔ ہم بار بار حکومت سے مطالبہ کرتے آرہے ہیں کہ ہمیں ان مدارس کے نام بتائیں، جو آپ کے خیال میں دہشت گردی میں ملوث ہیں، مگر حکومت آج تک پندرہ ہزار سے زائد مدارس میں سے کسی ایک کا نام بھی نہیں لے سکی۔ حکومت بیرونی دباؤ پر الزام تراشی کا یہ سلسلہ بند کردے۔ اس ضمن میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ دراصل افغان حکومت اپنی ناکامیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے پاکستان کے دینی مدارس پو بے جا الزامات لگا رہی ہے، جس کے کوئی ٹھوس ثبوت نہیں ہیں۔

پریس کانفرنس سے فارغ ہوتے ہی مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مولانا قاضی حمیداللہ خان صاحب کی معیت میں کوئٹہ کے لئے روانہ ہوئے، جہاں گورنر بلوچستان جناب اویس احمد غنی صاحب نے دو روز قبل جالندھری صاحب کے بلوچستان آنے کی اطلاع پا کر ان سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کردیا تھا۔ گورنر صاحب کو دوپہر دو بجے کا ٹائم دیا گیا تھا۔ گورنر صاحب سے بات چیت خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ جالندھری صاحب نے بلوچستان میں کچھ مدارس پر چھاپوں کا نکتہ اٹھایا، جس پر گورنر صاحب نے بھرپور یقین دہانی کرائی کہ آئندہ ایسا کوئی واقعہ پیش نہیں آئے گا۔

شام کو مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب مدرسہ بحر العلوم تشریف لے گئے۔ نماز مغرب کے بعد طلبہ واساتذہ کرام سے اصلاحی بیان فرمایا۔ اگلے روز مشہور قاری جناب ارشد امین صاحب نے ایک منفرد قسم کا نورانی قاعدہ پیش کیا۔ جو پڑھانے اور سیکھنے میں بہت سہل ہے اور اسے ریاضی کے پہاڑوں کی طرح یاد کیا جاسکتا ہے۔

یوں ہفتے کی صبح کو یہ مختصر اور مصروف ترین دورہ اختتام پذیر ہوا اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری صاحب اور مولانا قاضی حمید اللہ خان صاحب واپس لوٹے۔ کوئٹہ جاتے ہوئے راستے میں قاضی حمید اللہ صاحب اور جالندھری صاحب، مولانا عبدالغنی صاحب کے مدرسے الجامعۃ الاسلامیہ علامہ ٹاؤن میں بھی کچھ دیر کے لئے ٹھہرے۔

☆☆